تدریسِ قرآنِ کریم کے قرآنی اسالیب

(جدید طرق تدریس اور عصر حاضر کے تناظر میں اطلاقی جائزہ)

Quranic Methodology Of Teaching The Holy Quran

(Applied Review In The Prespective Of Modren Teaching Methodology)

Manzoor Ahmad Sheikh
PhD scholar, Department Of Islamic Studies, University of Lahore,Lahore
allamamanzoorahmad@gmail.com
Dr. Aqeel Ahmad
Assistant Professor, Department Of Islamic Studies, University of Lahore,Lahore

ABSTRACT

The teaching plays a pivotal role in education but our teachers adopt outdated and conventional method of teaching to teach the Holy Quran. They do not teach according to the principles derived from the Holy Quran. The successful methods of teaching the Holy Quran which has established its prodigious impact on human heart are those which are deducted from the Quran. The Quran Karim is a book that has converted uneducated and barbaric masses to a civilized nation through its teachings. Those who are unable to understand the true essence of the Holy Quran by just reading it, they will be able to grasp the meaning of the Holy Quran according to the Quranic spirit of teaching. It is narrated how it is easy to comprehend and explain the Holy Quran according to the ways described in the Holy Quran which modern education experts also considered.

Keywords: Holy Quran, Method, Teaching.

اللہ تعالیٰ تمام زبانوں کا خالق ہے،اس نے اپنی کمال حکمت سے عربی کو قرآن حکیم کے لئے منتخب فرمایا ہے لیکن اس وقت سکولوں ، کالجوں ، عام یونیورسٹیوں اور اسلامی مدارس میں عربی زبان کی تدریس کا طریقہ بالکل پس ماندہ ہے ۔اس لئے وہ عربی جیسی آسان زبان کو بھی لکھنے اور بولنے کی صلاحیت سے قاصر ہیں۔اس فرسودہ طریقۂ تدریس سے ہمارے تعلیمی اداروں میں عربی زبان عملا " متروک " ہے۔اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ جس چیز کو آپ عمداً ترک کریں وہ آسان ہونے کے باوجود آپ کو نہیں آئے گی۔فرسودہ طریقۂ تدریس کی وجہ سے ہمیں درج ذیل مشکلات درپیش ہیں

1 : اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو آسان بنایا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے۔

﴿وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾(1)

اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لیے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا

ہم قرآنِ کریم آسان ہونے کے باوجود اپنے پسماندہ طریقہٴ تدریس کے ساتھ مشکل بنارہے ہیں۔

2: بچوں میں عربی زبان اور قرآنِ کریم کے بارے غلط تصور راسخ ہورہاہے، یہ پسماندہ طریقہٴ تدریس ہزاروں بچوں کو راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ دینی اساتذہ یہ کہاوت سناتے ہیں" دعایدعو پڑھدے نسدے تے ہل واہندے ڈٹھے" یعنی جب بچے دعایدعو ایسے مشکل باب کی گردانیں پڑھنے لگتے ہیں تو وہ درسگاہ سے فرار ہو کر کھیتوں میں ہل چلانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اساتذہ کا یہ کہاوت اس بات کی دلیل ہے کہ اس روائتی طریقہٴ تدریس سے خود معلمین مطمئن نہیں ہیں مشہور قاعدہ ہے کہ فاقد الشی لا یعطیہ (جو شخص کسی چیز سے خود محروم ہو وہ اسے دوسروں کو نہیں دے سکتا)۔ تو وہ بچوں کو کیسے مطمئن کریں گے

3۔ ہمارے ہاں عربی اور قرآنِ کریم کے فرسودہ طریقہٴ تدریس کا یہ بڑا قومی نقصان ہے ہم عام مسلمانوں میں عربی زبان اور ترجمہٴ قرآن کو فروغ نہیں دے سکے۔ علمی تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دلکش اور دل پذیر انداز میں معلومات کو پیش کرنے کے فن سے واقف اساتذہ ہی موثر تدریس میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ تدریس ایک معمولی کام نہیں بلکہ تنظیم و ترتیب، محنت شاقہ، سنجیدہ غور و فکر کے تسلسل کا دوسرا نام ہے۔ قرآنِ کریم نے جو طریقہٴ تدریس بیان کیا آج کی جدید تعلیمی ریسرچ اس کو مانتی ہے۔

مغرب نے بیسویں صدی عیسوی میں طریقہٴ تدریس کے بارے میں جو نظریات پیش کیے ہیں قرآن مجید اُن طریقہ ہائے تدریس کو چودہ سو سال پہلے پیش کرچکا ہے جیسا کہ جارج سیل کہتا ہے:

The Holy Quran methodology is that "it not only commands, but also tries to educate the people and convince them about the validity and usefulness of its injunctions." (2)

قرآن مجید کے موثّر و کامیاب طریقہ تدریس نے انسانی قلوب پر اپنی عظمت کا جو نقش قائم کیا ہے، وہ خنجر و شمشیر سے بھی کھرچا نہیں جاسکتا۔ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس نے اپنی تدریس سے جہالت میں ڈوبے ہوئے بدوؤں کو دنیا بھر کے لئے معلّمِ اخلاق بنادیا، جس نے اپنی تدریس سے ایک طرف خالد وطارق اور محمد بن قاسم جیسے سپہ سالار پیدا

(1)القمر:17

(2)George Sale, The Koran, The Preliminary Discourse, London: New York: 1891, P.47-48

کئے تو دوسری طرف صدیق و فاروقؓ اور عمر بن عبدالعزیزؒ جیسے حکمران پیدا کیے۔ قرآن مجید نے اپنے پر نور اور دل نشین طریقۂ تدریس سے دلوں کی ظلمتیں دور کر دیں۔ قرآنِ کریم کے ان طریقہ ہائے تدریس میں سے کچھ پیش کیے جا رہے ہیں۔

1: اسلوبِ تسہیل

تعلیم و تعلّم کے لیے قرآن مجید کا انداز اور عبارت انتہائی سادہ اور سہل ہے۔ قرآنِ کریم نے ارشاد فرمایا:

' 'بے شک ہم نے قرآن مجید کو ذکر کے لئے آسان کر دیا ہے"۔[1]

تجربہ شاہد ہے کہ کلاس کتنی ہی اعلی عقلی استعداد کیوں نہ رکھتی ہو، سادہ زبان کا اثر بہت بہتر ہوتا ہے اور اس سے تدریس زیادہ کامیاب رہتی ہے۔

آسان سے مشکل کی طرف جانا ایک اہم اسلوب ہے، قرآن مجید کی موجودہ ترتیب جو کہ توقیفی ہے، اس سے بھی طریقۂ تدریس کے بارے میں یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ طلباء کو آسان سے مشکل کی طرف لے جایا جائے۔ شروع شروع کی سورتوں کی عبارت آسان مگر آخری سورتوں کی عبارت مشکل اور زبان آوری کا شاہکار ہے

آسان سے مشکل کی طرف جانے کے اسلوب کو شراب کی حرمت سے بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ پہلے یہ حکم دیا گیا

﴿يَسْئَأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌوَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۗ ﴾

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجیئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس سے دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت زیادہ ہے۔[2]

پہلے مرحلے میں اس کو بہت بڑا گناہ کہا گیا لیکن اُن کی نفسیات کو کنڑول کرنے کے لیے اور آسانی کے لیے فرمایا گیا اگرچہ اس میں دنیاوی منافع ہیں لیکن ان کا گناہ ان کے منافع سے زیادہ ہے پھر فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ﴾[3]

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔

---

[1] القمر:17

[2] البقرۃ:219

[3] النساء:43

اس آیت میں بظاہر شراب کاذکر نہیں ہے لیکن انتہائی آسانی کے ساتھ ایک اُصول ''سکر(نشہ آور چیز)'' کی طرف اشارہ کردیاگیاہے کہ جب تم نماز جیسی اہم عبادت کے لیے کھڑے ہو تو نشے کی حالت میں نہ ہواور ہر شخص بخوبی جانتاہے کہ نشہ ایک

ایسی کیفیت ہے جس میں انسان اپنے ہوش وحواس میں نہیں رہتااور ظاہر ہے کہ ایسانشہ ''خمر(شراب)'' میں بھی موجود ہوتا ہے لہذا اگر آپ اِس ''سکر(نشہ آور چیز)'' کو بطورِاُصول لے لیں توان میں ''خمر(شراب)'' اپنے آپ داخل ہو جائے گی۔ اس حکم کے بعد مؤمنین کو شراب سے نفرت ہونا شروع گئی۔ کیونکہ اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ جب ذہن سازی کی گئی تو پھر شراب کی حرمت کایوں حکم دیا۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ﴾ [1]

اے ایمان والو! شراب اور جوااور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتاہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شراب اور جوئے کے ''اثم کبیر(بہت بڑا گناہ)'' ہونے کی طرف اشارہ فرمایاہے اس کے بعد اس کے کچھ دنیاوی فوائد کی طرف بھی اشارہ کردیاہے لیکن اصل بات جو اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں میں واضح کرنا چاہتے ہیں وہ ہے اس کا گناہ جو دنیاوی منفعت سے کہیں بڑھ کرہے۔ پھر دوسری آیت میں نشے کی حالت میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیااور پھر ذہن سازی کے بعد حرمت شراب کا حتمی حکم دے دیا گیا۔ اس کے ذریعے قرآنِ کریم نے آسان سے مشکل کا اسلوب سکھایا۔

"اسلوبِ تسہیل" کا کلاس روم میں عملی استعمال

- سبق شروع کرنے سے پہلے سبق کی اہمیت اس انداز سے بیان نہ کریں کہ بچے سبق کو مشکل سمجھنا شروع کردیں۔
- سبق شروع کرنے سے پہلے یہ بات ضرور کریں کہ "آج کا سبق بڑا ہی آسان ہے"

[1] سورۃ المائدۃ:90،91

- دروان لیکچر بچوں کی ذہنی سطح کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے مشکل الفاظ بولنے سے پرہیز کیا جائے۔
- خوشگوار، ہوادار اور روشن کلاس روم کا انتخاب کیا جائے تاکہ بچے آسانی کے ساتھ علم حاصل کر سکیں۔
- بیٹھنے کا انتظام (Sitting Arrangement) اتنا آسان ہو کہ بچے کلاس روم میں سکون محسوس کریں۔
- وائٹ بورڈ،اور سکرین کا سائز اور سمت ایسی ہو کہ بچہ آسانی سے دیکھ اور سمجھ سکے۔

2:اختصار Micro teaching

قرآن مجید میں تفصیلات کو سمجھانے کا انداز مختصر ہے ، چھوٹی چھوٹی آیات اور چھوٹی چھوٹی سورتوں کے ذریعے آسانی سے سمجھ آنے والا کلام قرآنِ کریم ہے،اور یہ ایجاز بھی قرآنِ کریم کا اعجاز ہے۔ بڑی بڑی سورتوں کو آیات کے ذریعے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا گیااور آیات کو بھی رموزاوقاف کے ذریعے چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تاکہ کلامِ الٰہی آسان فہم ہو۔ مثلاً سورۃ البلد کی کل بیس آیات ہیں۔ جہاں ایک بہت بڑے مضمون کو چند مختصر جملوں میں سمیٹ دیا گیا ہے۔ نہ صرف پورا نظریہ حیات اس میں شامل ہے بلکہ انسان اور دنیا کا تعلق بھی اس میں بیان ہوا ہے۔ یوں قرآن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تدریسی حکمتِ عملی میں اختصار کا طریقہ اپنایا جانا چاہیے۔

Most of the pre-service teacher education programs widely use microteaching, and it is a proven method to attain gross improvement in the instructional experiences. Effective student teaching should be the prime quality of a teacher. As an innovative method of equipping teachers to be effective, skills and practices of microteaching have been implemented[1]

"اختصارMicro teaching "کاکلاس روم میں عملی استعمال

- لیکچر کی منصوبہ بندی اس طریقے سے کریں کہ الفاظ مختصر مگر جامع ہوں۔

---

[1]Pauline RF. Microteaching, An integral part of science methods class. J Sci Teach Educ. 1993;4:9–17. Ismail, Sadiq Abdulwahed Ahmed. J Lang Teach Res. 2011۔

- سبق کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کریں۔
- ہر کنسیپٹ(concept) کو سنتے جائیں۔
- تھوڑا تھوڑا سبق تمام بچوں سے سنیں۔
- کم ذہن بچوں سے آسان سبق سنیں۔
- ترتیب توڑ کر سنیں۔
- ہر حال میں شاباش دے کر حوصلہ افزائی کریں۔

3: تکرار(Drill method)

تکرار بھی قرآن مجید کے اسلوبِ تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ قرآن مجید میں کئی اہم مضامین میں تکرار کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مختلف مواقع پر بار بار ایک جیسے حالات آتے رہے۔ لہٰذا ان حالات کی مناسبت میں بار بار ایک ہی جیسے موضوع کے خطبات قرآنیہ ارشاد ہوتے رہے۔ تکرار سے معمولی ذہانت والے طالب علم کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور اسے سبق یاد ہو جاتا ہے۔

ایک ماہر تعلیم کسٹن تکرار کے بارے میں یوں کہتا ہے:

> According to Caxton, (2000) "drill is exercise in which a body of men is taught to act in perfect unison, either for physical development or for the execution of various movements, at various paces and in various formations- a particular task."[1]

مزید براں اگر مواد مشکل ہو تو اچھے ذہن والوں کو بھی تکرار کے ساتھ پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

مشہور قول ہے

(الکلام اذا تکرر تقرر)[2]

[1]Caxton, I (2000). www.audiblox2000.htm. Retrieved May 29, 2011.Emmanuel, I. (2011). Unpublished Paper Presentation on Indoctrination to M.Ed Philosophy European Journal of Business and Management www.iiste.orgClass. University of Jos, Nigeria.

[2]ابراہیم بن اسماعیل الابیاری، الموسوعہ القرآنیہ 2:236

جب کسی بھی کلام کو بار بار دہرایا جاتاہے تواس میں پختگی آتی ہے۔

تکرار کے حوالہ سے جدید ماہرین تعلیم کی رائے بھی ملاحظہ کریں

Sa’ad (2009), Lewis (2013) and Muhammed(2015) were of the opinion that drill has the following good sides or advantages:

It ensures perfection of skills-
It makes learning more permanent as it is made habit at heart and practical in limbs by doing.
In most times, it’s interesting-
It allows learners to learn by themselves.
It holds what has already been grasped-
Reinforcement is present in drill.(1)

عموماً تکرار میں فطین طلباءبوریت محسوس کرتے ہیں مگر قرآن مجید کا تکرار ایسا نہیں ہے کہ جس سے فطین طلباءاکتا جائیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے تکرار میں تنوّع ہے،یعنی موضوعِ مضمون اگرچہ ایک ہی ہوتا ہے،تاہم اس کے لیے الفاظ اور اندازِ بیان میں جدت ہوتی ہے۔

"تکرار(Drill method)"کا کلاس روم میں عملی استعمال

مختلف بچوں سے سن کر سبق کا تکرار کروائیں۔
بچوں کے مختلف گروپ بنائیں اوران کو کہیں کہ ایک دوسرے کو سنائیں۔
اس سبق کو بچے لکھ کر لائیں۔
گھر میں اس سبق کو بار بار پڑھیں۔
سبق کو والدین کو سنا کر شاباش لیں۔

[1]Lewis, V (2013). The Advantages and Disadvantages of Practice and Drills in Teaching. Mohammed, Z. (2015). The Advantages and Disadvantages of Practice and Drills in Tea

4: طریقۃ التمثیل Representation Method

قرآن مجید اپنے مضمون کی وضاحت کے لئے مثالوں سے کام لیتا ہے۔ مثال ایک تصویر کی طرح ہوتی ہے[1] جس سے تفکر کے علاوہ دوسرا فائدہ یہ حاصل ہوتا ہے کہ اس سے ایک غیر مرئی و مجرد چیز مقرون و مرئی سی بن جاتی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں بہت سی مثالیں استعمال ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مثال کی اہمیت بڑھانے کے لیے فرماتا ہے۔

﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ (26)﴾[2]

بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کو کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر تو وہ جو ایمان لائے، وہ تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے یہاں تک تعلق کافروں کا ہے تو وہ کہتے ہیں ایسی کہاوت میں اللہ کا کیا مقصد ہے، اللہ بہت سے لوگوں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہت سارے لوگوں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے فاسق لوگوں کو ہی گمراہ کرتا ہے۔

﴿ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ ﴾[3]

. تو اللہ نے ایک کوا بھیجا زمین کریدتا کہ اسے دکھائے کیسے اپنے بھائی کی لاش چھپائے بولا ہائے خرابی میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا

﴿ مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾[4]

---

[1] محمد بن قطب بن ابراهيم، منهج التربية الاسلاميه 1:225، دار الشروق (س۔ن)

[2] البقرہ: 26

[3] المائدہ: 31

[4] الجمعہ: 5

ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی، گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے، کیاہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں، اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا،

"طریقۃالتمثیلRepresentation Method" کاکلاس روم میں عملی استعمال

- عملی زندگی سے مثالیں دینا۔
- قابل فہم مثالیں دینا۔
- مثالیں دیتے ہوئے بچوں کی دلچسپی کاخیال رکھنا۔

5:طريقة حل المشكلاتProblem Solving Method :

طریقہ حل المشکلات کے تصور کچھ اس طرح قرآنِ کریم دیتاہے۔

﴿ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ (21) إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَى بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴾(1)

اور کیا تمہیں اس دعوے والوں کی بھی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر داؤد کی مسجد میں آئے جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا انہوں نے عرض کی ڈریے نہیں ہم دو فریق ہیں کہ ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے تو ہم میں سچا فیصلہ فرما دیجئے اور خلافِ حق نہ کیجئے اور ہمیں سیدھی راہ بتایئے۔

﴿ أَمَّا السَّفِينَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ﴾(2)

وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی کہ دریا میں کام کرتے تھے، تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں اور ان کے پیچھے ایک بادشاہ تھا کہ ہر ثابت کشتی زبردستی چھین لیتا

---

[1]ص:20-21

[2]الکھف:79

" طريقة حل المشكلاتProblem Solving Method " کاکلاس روم میں عملی استعمال

بچوں کے مسائل کو اہمیت دینا۔
بچوں کے مسائل کو ترجیح بنیادوں پر حل کرنا۔
انبیاء کے قصص سے مثالیں دینا۔
بچوں میں خوداعتمادی (self confidence) پیدا کرنا۔
بچوں میں مایوسی کو ختم کرنا۔

6:: سوالیہ انداز(Question Answer method)

سوال کرنے سے متعلم کی توجہ بیدار ہو جاتی ہے، وہ جواب کے متعلق سوچنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر اس کے پاس جواب نہیں ہوتا تو استاد سے اس کا جواب سننے کے لئے مشتاق ہو جاتا ہے۔ پھر جب استاد اس سوال کا جواب دیتا ہے تو وہ طالب علم کے ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں سوال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

﴿ وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾[1]

.اور ہم نے تم سے پہلے نہ بھیجے مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے، تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں،

قرآن مجید میں سوال کرنے کے ذریعے بھی بات کو سمجھایا گیا ہے۔

﴿ الْقَارِعَةُ(1)مَا الْقَارِعَةُ(2)وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ(3)يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ(4)﴾[2]

حضرت عبد اللہ بن عباس، حسن بصری، ابن سیرین، ابراہیم نخعی، علقمہ سوالات والا طریقہ استعمال کرتے تھے[3]

---

[1]النحل:43

[2]القارعہ:1

[3]ابن عبدالبر، جامع بیان العلم وفضلہ 139:1، موسوعہ الرسالہ، بیروت (س۔ن)

مسلمان مفکرین طریقہ سوال وجواب پر زور دیا ہے[1]

بدرالدین بن جماعہ اساتذہ کو درس کے بعد سوال وجواب کے اہتمام کی ترغیب دیتے[2]

ابن جوزی سوال وجواب کو بڑا ضروری سمجھتے تھے[3]

ابن خلدون نے مکالمہ اور سوال وجواب پر زور دیا ہے۔[4]

جس طرح فضول سوال کرنے سے قرآن مجید نے منع فرمایا ہے،اسی طرح کثرتِ سوالات سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ سوالات واجبی ہونے چاہیں، خواہ استاد کی طرف سے ہوں یا شاگرد کی طرف سے،ان سے تدریس مؤثر وکامیاب بنتی ہے

"سوالیہ انداز(Question Answer method)"کا کلاس روم میں عملی استعمال

- سوالیہ انداز بیاں سے کلاس کنڑول رہتی ہے۔
- سوالیہ انداز بیاں سے بچے توجہ سے پڑھتے ہیں۔
- سوالیہ انداز سے طلباء غور وفکر کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔
- سوالیہ انداز بیاں سے سبق فورًا یاد ہو جاتا ہے۔

7::طريقة المحاضرة(Lecture Method)

لیکچر میتھڈ کو اپنانے والے کو لیکچرار کہتے ہیں اور یہ اتنا مشہور و معروف ہے۔ کہ کالجز میں باقاعدہ لیکچرار کی سیٹ مقرر ہوتی ہے۔ عیدین اور جمعہ کے خطبات اس طریقے کی مثالیں ہیں۔ قرآنِ کریم نے لیکچر دینے کے طریقے کی بھی وضاحت کی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

﴿ ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴾[5]

---

[1]ماجدار سلان الکیلانی، تطور مفهوم النظریہ التربویہ الاسلامیہ: 1-4مطبع واشاعت نامعلوم

[2]بدرالدین بن جماعہ،تذکرہ السامع والمتکلم فی آداب العالم والمتعلم197-199

[3]ابن قیم الجوزی،العلم فضلہ وشرفہ 228

[4]عبدالرحمان ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون: 431

[5]النحل:125

"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ اچھے طریقے اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو"

یہاں لیکچر میتھڈ کو کامیاب کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ جہاں جن لوگوں اور جن موقعوں کے لئے یہ مناسب ہو، وہاں بات کو خود کھول کھول کر بیان کیا جائے تاکہ لوگوں کو فائدہ ہو۔ مزید فرمایا:

' 'ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا، کہ آپ لوگوں پر واضح کردیں کہ ان کی طرف کیا اترا ہے تاکہ وہ غوروفکر کریں"۔[1]

حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے ذکر و تبیین کا حق خود ادا کیا۔ کبھی دو انگلیوں کو آپس میں ملا کر ارشادات فرماتے اور کبھی الفاظ ٹھہر ٹھہر کر اس طرح ادا فرماتے کہ سننے والا اسے یاد کرلے، کبھی خاکہ بنا کر تشریح فرماتے اور کبھی تمثیل کے ذریعے وضاحت فرماتے۔

"طريقة المحاضرة (Lecture Method) کا کلاس روم میں عملی استعمال

- سبق کا تعارف اور اختتام لیکچر میتھڈ کے ذریعے کیا جائے۔
- وعظ و نصیحت اس میتھڈ کے ذریعے کی جائے۔
- کسی بھی مقابلے یا امتحان کا رزلٹ اس میتھڈ کے ذریعے بیان کیا جائے۔

8: تحقیقی اسلوبِ تدریس(Research method)

ریسرچ کے ذریعے حاصل کیا گیا علم پختہ ہوتا ہے جدید طریقہ تعلیم میں آرٹیکلز، مقالہ جات اور اسائنمنٹس اس کی مثالیں ہیں۔ قرآنِ کریم نے بھی اس اسلوب کی طرف اس طرح رہنمائی کی ہے۔

﴿فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّاأَنزَلْنَاإِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْجَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَاتَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ﴾[2]

---

[1]النحل:44

[2]یونس:94

"تحقیقی اسلوبِ تدریس(Research method)کا کلاس روم میں عملی استعمال

- لائبریری میں تحقیق کرنے کے لیے ایک پیریڈ مختص کیا جائے۔
- کمپیوٹر لیب میں نیٹ کے ذریعے بچوں کو تحقیق کرنے کو کہا جائے۔
- بچوں اس بات پر ابھارا جائے کہ بغیر تحقیق کے دوسروں کو کوئی بات نہ بتائی جائے۔
- بچوں کو کلاس میں سوالات کرنے کی ترغیب دی جائے۔

9:بحث ومباحثہ(Discuss method)

بحث ومباحثے کے ساتھ طلباءاچھے طریقے سے سمجھ پاتے ہیں۔قرآنِ کریم نے اس کا بھی طریقہ بیان کیا ہے

﴿ ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴾[1]

"اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ اچھے طریقے اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو بیشک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو"

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

رایتُ ملاحاۃ الرجال تلقیحا لالبابھم[2]

میں نے لوگوں کے بحث ومباحثے کو ان کی عقلوں کے لیے مفید پایا

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اس طریقے کو بیان کیا[3]

"بحث ومباحثہ(Discuss method)کا کلاس روم میں عملی استعمال

- کلاس میں گروپ بنا کر کسی بھی موضوع پر بحث ومباحثہ کرایا جائے۔
- بحث ومباحثہ کو مقابلے کی طرز پر منعقد کرایا جائے۔

---

[1]النحل:125

[2]جامع بیان العلم وفضلہ2:108

[3]محمود محمد غریب، تربیۃ القرآن یاولدی:58،مطبعۃ الشعب۔بغداد۔1980، مناہج التربیۃ اسسھا وتطبیقاتھا:341

- یہ تلقین کی جائے کہ کسی بھی قسم کے تشدد و تعصب سے گریز کیا جائے۔
- بحث ومباحثہ میں فرقہ واریت سے پرہیز کیا جائے۔

10:: گروہی اسلوبِ تدریس(Group Activity Method)

آج کی جدید دنیا میں چھوٹے چھوٹے گروپ بنا کر طلباءء کو غور وفکر اور بحث کا موقع دینا بہت ہی اہم اسلوبِ تعلیم ہے۔قرآنِ کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی اس اسلوب کی طرف رہنمائی کر دی تھی۔جیسا کہ قرآنِ کریم میں فرمایا گیا۔

قل إنما أعظكم بواحدة أن تقوموا لله مثنى وفرادى ثم تتفكروا .[1]

"گروہی اسلوبِ تدریس(Group Activity Method)کا کلاس روم میں عملی استعمال

- کلاس میں گروپ بنا کر بچوں کو مختلف سر گرمیاں دی جائیں۔
- مختلف گروپس کے درمیان مقابلہ جات کروائے جائیں۔
- گروپس بناتے وقت بچوں کی ذہنی ہم آہنگی کا خیال رکھا جائے۔
- گروپس بناتے وقت بچوں کی ذہنی سطح اور نفسیات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

11: تجربے کے ذریعے تعلیم.Test or Experiment method :

تجربات کے ذریعے تعلیم و تعلّم بہت ہی موثر اسلوب ہے،اس اسلوب کو قرآنِ کریم یوں بیان کرتا ہے

﴿ فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ﴾[2]

تو اللہ نے ایک کوّا بھیجا کہ زمین کریدے تا کہ اسے دکھائے کیسے اپنے بھائی کی لاش چھپائے،بولا ہائے خرابی! میں اس کوّے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ میں اپنے بھائی کی لاش چھپاتا تو پچھتاتا رہ گیا

---

[1]سبا:46

[2]المائدہ:31

﴿ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴾[1]

اور جب عرض کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے رب! مجھے دکھادے تو کیسے مردے زندہ کرے گا ؟تو فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتاہوں کہ میرے دل کو قرار آجائے فرمایا تو اچھا، چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلالے پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلاؤ، وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے اور جان رکھ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾[2]

یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ مسمار ہوئی پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیسے زندہ کرے گا اللہ اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کردیا، فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا، عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم، فرمایا نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لئے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیسے ہم انہیں زندہ کرتے ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے،

تجربات کے ذریعے تعلّم کو جدید ماہرین تعلیم بھی خوب پسند کرتے ہیں۔ Guimaraes کہتا ہے۔

Many criticisms of traditional teaching may

---

[1]البقرہ:260

[2]البقرہ:259

refer to the passive action of the learner who is often treated as a mere listener of the information which the teacher exposes. Such information, almost always, is not related to the previous knowledge that students have built throughout their lives. And when there is no relation between what the student already knows and what they are learning, the learning process is not meaningful(1)

Silva et. Al بیان کرتا ہے:

We understand once experimentation is developed along with contextualization, which takes into accounting socio-cultural and economic aspects of the student's life, the learning outcomes may be more effective. (2)

Oliveira et.alکا بیان دیکھیں

In general, applying an experiment that encourages logical thinking(a game, a play or even the use of comics in classroom) [methods that are beyond the traditional and formal education, so that makes teaching and learning less monotonous to attract students' attention(3)

---

[1]GUIMARAES, Cleidson Carneiro. The Experimentation in Chemistry Teaching: Ways and

[2]SILVA, Diogo Tiago of .; Dornfeld, Carolina Buso. Group dynamics in biology classes: amotivational proposal for learning. Ilha Solteira, São Paulo: Journal Enseñanza electronics delas Ciencias Vol 15, No. 1, p.. 147-166, 2016.

[3]OLIVEIRA, Patrícia de Santos; BIRTH, Marta Cristina; BIANCONI, M. Lucia. Conceptualchanges or behavioral? Science and Culture. Vol.57, N04. São Paulo, 2005

GALIAZZI کا یہ کہنا ہے:

It is necessary that students and teachers learn to participate in research throughout the process, to learn how to make decisions, to be placed in situations that contrast their conceptions about the construction of knowledge, generally considered as a linear process,without stumbling and errors (1)

Oliveira et. Alکا تعلیمی تجربات کے بارے میں یہ خیال ہے

Experimentation allows students to manipulate objects and ideas and negotiate meanings between themselves and with the teacher during the lesson. It is important that the practical classes be conducted in a pleasant way so that they do not become a competition between the groups, but an exchange of ideas and concepts when the results are discussed.(2)

"تجربے کے ذریعے تعلیم.Test or Experiment method: کا کلاس روم میں عملی استعمال

- کلاس میں عملاً تجربات کروائے جائیں۔
- کلاس میں وضو کا عملاً طریقہ بتایا جائے۔
- کلاس میں نماز کا عملاً طریقہ بتایا جائے۔
- کلاس عملی تعلیم کو ترجیح دی جائے۔

---

[1]GALIAZZI, Mary C. et all. curricular constructivism network in science education: a survey doorin the classroom. Ijuí, Ed. Unijuí, p. 317-336, 2007

[2]OLIVEIRA, Patrícia de Santos; BIRTH, Marta Cristina; BIANCONI, M. Lucia. Conceptualchanges or behavioral? Science and Culture. Vol.57, N04. São Paulo, 2005

12: حوصلہ افزائی کا اسلوب

قرآنِ کریم نے حوصلہ افزائی کا اسلوب بھی اپنایا ہے

﴿ لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴾ (1)

بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا۔

بہت سارے جدید مفکرین (Adams, Alderfer, Chapman & White, Kalleberg, بھی اس اسلوب کو اس طرح سراہتے ہیں

emotions, relationships, motivation, and rewards are vital in job satisfaction and performance"(2)

"حوصلہ افزائی کا اسلوب" کا کلاس روم میں عملی استعمال

- کلاس میں حوصلہ افزائی کی فضا پیدا کریں۔
- سبق نہ سنانے والے بچے سے آسان سبق سن کر حوصلہ افزائی کریں۔
- چھوٹے چھوٹے انعامات کا اہتمام کریں۔

---

[1]الفتح:18

[2]3Adams, J.S. (1965). Inequity in social exchange. Advances in Experimental Social Psychology. (62) 335-343.

Alderfer, C. (1972). Existence, relatedness, and growth: Human needs in organizationalSettings. New York, New York: The Free Press

Chapman, G. & White, P. (in press). 5 languages of appreciation in the workplace:Empowering organizations by encouraging people. Chicago: Northfield Press

Kalleberg, A. Work values and job rewards: A theory of job satisfaction. American Sociological Review, 42, 124-143.

- ہیڈ ماسٹر یا کسی بھی ٹیچر کو بلا کر انعامات دلوائیں۔
- دوسروں کے سامنے بچوں کی تعریف کریں۔
- بچوں کی عدم موجودگی میں والدین کو شکایات دیں۔
- بچوں کی موجودگی میں والدین کے سامنے تعریف کریں۔

13:تدریس کے لئے سیر وسفر (Observation and research method)

قرآن مجید نے تعلیم کے لیے سیر و سفر کا حکم بھی دیا ہے ، مثلا"کہہ دیجئے کہ تم زمین پر سیر کرو اور جھٹلانے والوں کا انجام دیکھو"[1]

تو معلوم ہوا کہ تعلیمی سیر میں خوش گپیوں کی بجائے اقوام عالم کی تاریخ سمجھنے اور عبرت حاصل کی کوشش کرنی چاہیئے۔اقوام کے عروج وزوال کے اسباب معلوم کرنے میں اس کو ذریعہ بنانا چاہیئے۔

سیر وسفر کے اسلوب کو بیان کرنے کے لیے اللہ تعالی نے حضرت موسی وخضر کا واقع بیان کیا

(قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَما أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا - قَالَ ذَٰلِكَ ما كُنَّا نَبْغِ ۚ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِما قَصَصًا - فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِن لَّدُنَّا عِلْما - قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِ مِما عُلِّمْتَ رُشْدًا)[2]

قرآن مجید سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ معلّم شاگردوں سے ایسا کام کروائے جس سے وہ خود علم حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں۔ مقصد یہ ہے کہ شاگرد اندھوں کی طرح استاد کی لاٹھی کا سہارا لینے کے عادی نہ بن جائیں۔اس لیے قرآن مجید بتاتا ہے کہ زمیں میں سفر کرتے ہوئے لوگوں کے انجام کو خود اپنی نگاہوں سے دیکھو، مشاہدہ کرو، اسی طرح قرآن مجید نے صرف مشاہدے پر ہی زور نہیں دیا بلکہ چشم و گوش کے ساتھ قلوب واذہان کو استعمال کرنے پر بھی زور دیا ہے تاکہ عقل وفکر کی صلاحیت کو جا ملے۔اس طرح کسی جگہ جا کر علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنے کی بھی قرآنِ مجید نے تلقین کی ہے۔اور باہر نکل کر دعوت و تلقین کا کام کرنے والوں کو بہترین امّت کہاہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

---

[1]الانعام:11

[2]الکھف:66،65،64،63،

(كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ
وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ۚ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ)(1)

جدید ماہرین تعلیم نے بھی سیر وسفر کے اسلوب کو اپنایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

According to Labaree (2002) :

Practices of strategic deceit, the tactical use of withholding information and making conscious decisions about limiting who will read about the study's findings can follow the insider participant observer in the community long after an outsider has moved on to other research projects. These are risks that should be negotiated and carefully calculated by the insider participant observer before the study begins. (2)

(Atkinson & Hammersley, 1994). Describing it as the "bedrock source of human knowledge about the social and natural world,"(3)

Adlerand Adler (1994) stated that Aristotle used observational techniques in his botanical studies on the Island of Lesbos and that Auguste Comte, the father of sociology, listed

---

[1]آل عمران:110

[2] Labaree, R. V. (2002). The risk of "going observationalist": Negotiating the hidden dilemmas of being an insider participant observer. Qualitative Research, 2(1), 97–122

[3] Atkinson, P., & Hammersley, M. (1994). Ethnography and participation observation. In N. Denzin & Y. S. Lincoln (Eds.), Handbook of qualitative research (pp. 248–261). Thousand Oaks, CA: Sage Publications

observation as one of the "four core research methods"(1)

19: قصص(Story telling)

انسان کی نفسیات ہے کہ وہ قصے سننے میں دلچسپی محسوس کرتا ہے،اس کی توجّہ قائم رہتی ہے اور وہ آمادگی سے سنتا ہے۔ لہٰذا قرآنِ مجید بھی قصّے بیان کرتے وقت ان باتوں پر زور دیتا ہے۔

الف۔ سبق سیکھنے پر زور دیتا ہے۔

ب۔ غیر ضروری تفاصیل سے پرہیز کرتا ہے۔

ج۔ یہ واقعے عبرت اور نصیحت کا ذریعہ ہیں۔

غزوہ بدر کے واقعہ کے بعد فرمایا۔

(قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَى كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ)(2)

بیشک تمہارے لئے نشانی تھی دو گروہوں میں جو آپس میں لڑ پڑے ایک گروہ اللہ کی راہ میں لڑتا اور دوسرا کافر کہ انہیں آنکھوں دیکھا اپنے سے دُگنا سمجھیں،اور اللہ اپنی مدد سے زور دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیشک اس میں عقل مندوں کے لئے ضرور دیکھ کر سیکھنا ہے۔

سبق آموز قصوں سے طلباءء میں احساس بیدار ہوتا ہے۔

جدید ماہرین تعلیم اس اسلوب تدریس کی اہمیت بیان کرتے ہیں۔

The narrative-based instructions solve the problem, the solution and the student in the context that the story frames.(3)

[1]Adler, P. A., & Adler, P. (1994). Observational techniques. In N. K. Denzin & Y. S. Lincoln (Eds.), Handbook of qualitative research (pp. 377–392). Thousand Oaks, CA: Sage Publications

[2]آل عمران:13

[3]Cobley, P. (2001). Narrative. New York, NY: Routledge.

The type of final story is particularly useful for teaching students how to best solve poorly structured problems for which there are no optimal solution criteria or parameters[1]
(Brady, 1997; MacDonald, 1998). In some cultures that do not contain written linguistic novel, the only way to convey the culture, values and history of society was. Educational tools have been used by educators and top leaders in forms of proverbs, legends, fiction, superstitions, and real life examples to provide important guidance.(2)

خلاصہ بحث

آج جن اسالیب کو جدید ماہرین تعلیم بیان کر رہے ہیں، قرآنِ کریم ان اسالیب تدریس کو 14 سو سال پہلے بیان کر چکا ہے۔ قرآنِ کریم کو چوم کر آنکھوں سے لگانے والے اگر قرآنِ کریم کو قرآنی اسالیب تدریس کے مطابق پڑھنا پڑھانا شروع کریں گے تو نورِ قرآن کے ساتھ دنیا و آخرت روشن ہو گی۔

[1]Hmelo, C. E. (1995). Problem-based learning: Development of knowledge and reasoning strategies.Paper presented at the Seventeenth Annual Conference of the Cognitive Science Society, Pittsburgh, PA

[2]Brown, R., & Kulik, J. (1977). Flashbulb memories. Cognition, 5, 73–99.

مصادر ومراجع

1. George Sale, The Koran, The Preliminary Discourse, London: New York: 1891,
2. Pauline RF. Microteaching, An integral part of science methods class. J Sci Teach Educ. 1993;4:9–17. Ismail, Sadiq Abdulwahed Ahmed. J Lang Teach Res. 2011-
3. Caxton, I (2000). www.audiblox2000.htm. Retrieved May 29, 2011.Emmanuel, I. (2011). Unpublished Paper Presentation on Indoctrination to M.Ed Philosophy European Journal of Business and Management www.iiste.orgClass. University of Jos, Nigeria.
4. Lewis, V (2013). *The Advantages and Disadvantages of Practice and Drills in Teaching*.,Mohammed, Z. (2015). The Advantages and Disadvantages of Practice and Drills in Tea
5. SILVA, Diogo Tiago of .; Dornfeld, Carolina Buso. Group dynamics in biology classes: amotivational proposal for learning. Ilha Solteira, São Paulo: Journal Enseñanza electronics delas Ciencias Vol 15, No. 1, p.. 147-166, 2016.
6. OLIVEIRA, Patrícia de Santos; BIRTH, Marta Cristina; BIANCONI, M. Lucia. Conceptualchanges or behavioral? Science and Culture. Vol.57, N04. São Paulo, 2005
7. GALIAZZI, Mary C. et all. curricular constructivism network in science education: a survey doorin the classroom. Ijuí, Ed. Unijuí, p. 317-336, 2007
8. OLIVEIRA, Patrícia de Santos; BIRTH, Marta Cristina; BIANCONI, M. Lucia. Conceptualchanges or behavioral? Science and Culture. Vol.57, N04. São Paulo, 2005
9. Chapman, G. & White, P. (in press). *5 languages of appreciation in the workplace:Empowering organizations by encouraging people*. Chicago: Northfield Press
10. Kalleberg, A. Work values and job rewards: A theory of job satisfaction. *American Sociological Review*,.
11. Labaree, R. V. (2002). The risk of "going observationalist": Negotiating the hidden dilemmas of being an insider participant observer. *Qualitative Research, 2*(1), 97–122
12. Atkinson, P., & Hammersley, M. (1994). Ethnography and participation observation. In N. Denzin & Y. S. Lincoln (Eds.), *Handbook of* qualitative research (pp. 248–261). Thousand Oaks, CA: Sage Publications
13. Adler, P. A., & Adler, P. (1994). Observational techniques. In N. K. Denzin & Y. S. Lincoln (Eds.), Handbook of qualitative research (pp. 377–392). Thousand Oaks, CA: Sage Publications
14. Hmelo, C. E. (1995). Problem-based learning: Development of knowledge and reasoning strategies.Paper presented at the Seventeenth Annual Conference of the Cognitive Science Society, Pittsburgh, PA